الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بزبان

فنا فی الرسول

از برکات

محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: بزمِ رضائے مصطفٰے

پاکستان الیکٹرک ورکس نزد مسجد اللہ والی محلہ کوثر آباد جھنگ روڈ فیصل آباد

الصّلوٰة والسّلام علیک یارسول اللہ

شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خانیوال میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر تقریر فرمائی جو ہفت روزہ مُبصّر کی جلد ۱۳ شمارہ نمبر ۱۷ ۲۲۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی جس کو ہم **شانِ رسول** بزبان فنا فی الرسول کے عنوان سے رسالہ کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔

از برکات

محدّثِ اعظم حضرت علامہ مولانا ابو الفضل **محمد سردار احمد صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

واحد تقسیم کار

سُنّی رضوی کتب خانہ

بالمقابل بڑا قبرستان، گلشن کالونی فیصل آباد

قیمت ۵ روپے

کلامِ الامام امامِ الکلام

از
امام احمد رضا بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرہ نورُ فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امین
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوہ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے انکا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہِ الکریمؐ

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمؐ

خطبہ وتعوذ وتسمیہ کے بعد آیہ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الآیۃ) تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا۔ اس ایہ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کاملہ شاملہ عامہ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے کمالات کا ذکر خیر فرمایا۔ ارشاد فرمایا مُحمّد رسول اللہ یعنی محمّد اللہ کے رسُول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اوران کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل تو اُن کو دیکھے گا رکوُع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے۔

اس وقت اس مجلس میں محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بیان ہوگا۔ نام نامی اسم گرامی محمّد کتنا پیارا ہے۔ ایمان افروز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تحمید اس کا مصدر ہے۔ حمد اس کا مادہ ہے یعنی بار بار کثرت

سے سَراہا گیا۔ تعریف کیا گیا۔ وہ ذات کے اعتبار سے بھی تعریف کئے گئے۔ اور شیون وافعال کے لحاظ سے بھی تعریف کئے گئے۔ سیرت وصُورت۔ ظاہر و باطن۔ اسم ومسمّی عنوان ومعنون۔ تعبیر ومصداق الغرض ہر حیثیت سے ہر اعتبار سے ہر لحاظ سے ہر جہت سے تعریف کئے گئے۔ سراہے گئے۔ آپ کا کوئی قول آپ کا کوئی فعل آپ کا کوئی حال۔ آپ کی کوئی شان ایسی نہیں ہے۔ کہ جس پر نکتہ چینی کی گنجائش ہو۔ آپ کی سیرت وصُورت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تعریف کے لائق نہ ہو۔ آپ باکمال ہیں باجمال ہیں۔ آپ کا نام نامی رحمتوں اور برکتوں کا چشمہ ہے۔ عقیدت ونیاز مندی سے آپ کا پیارا نام لیا جائے۔ تو خدا کے فضل سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ اور مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے محبُوب ہیں۔ اور آپ کا نام نامی بھی اللہ کو پیارا ہے اس لئے آپ کا ذکر بھی بلند وبالا ہے۔ فرمایا ورفعنا لک ذکرک عرش پر آپ کا ذکر فرش پر آپ کا چرچا، شرق وغرب۔ شمال وجنوب میں آپ کی داستان زمین آسمان میں آپ کا ذکر، ساق عرش پر آپ کا نام نامی درخشاں۔ جنت میں آپ کا اسم گرامی جگہ جگہ کندہ۔ آپ نہ ہوتے تو زمین وآسمان نہ ہوتے۔ کون ومکان نہ ہوسکتے۔ شمس وقمر، شجر وحجر۔ بحر وبر نہ ہوتے لولاک کے صاحب آپ ہی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَولاک لَمَا خلقت الافلاک یعنی پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا دوسری حدیث میں ہے لولاک لما خلقت الدنیا پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ تیسری حدیث میں ہے۔ لولاک لما اظہرت الربوبیہ پیارے تو نہ ہوتا میں

اپنا رب ہونا بھی کسی پر ظاہر نہ فرماتا۔ یہ تینوں حدیثیں علماء کرام نے اپنی معتبر کتابوں میں بیان فرمائیں۔

اس آیت پاک میں یہ تو فرمایا کہ آپ اللہ کے رسُول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ کہ آپ کِس کی طرف رسُول ہیں۔ نہ انس وجن کا ذِکر ہے نہ ملائکہ کا نہ مخلوقات میں سے کسی اور نوع کا اور کب تک کے لئے رسُول ہیں اور آپ کے حلقہ رسالت میں کتنے ملک ہیں۔ نہ اس میں عرب کی قید ہے۔ نہ عجم کی تخصیص ہے۔ نہ زمین کا ذکر ہے نہ شرق وغرب شمال وجنوب کی قید ہے نہ کسی خاص زمانے اور صدی کا ذکر ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی رسالت کا حلقہ اتنا وسیع ہے کہ آپ ساری خدائی کی طرف رسُول ہیں قیامت تک کے لئے ہر ملک اور ہر صدی کے رسُول ہیں۔ عالم کا گوشہ گوشہ جہان کا چپہ چپہ آپ کے حلقہ رسالت میں داخل ہے۔ مخلوق کی کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ اسکی طرف آپ رسُول نہ ہوں۔ تحقیق یہ ہے کہ آپ ساری خدائی کی طرف رسُول ہیں۔ فقیر یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود صاحبِ قرآن حبیب الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ارسلت اِلیٰ الخلق کافۃ۔ یعنی میں ساری خدائی کی طرف بھیجا گیا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف وجامع ترمذی شریف میں ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں بھی منقول ہے خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا رب ہے۔ حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کی طرف رسُول ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے ماتحت جو چیز ہے وہ حضور محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی رسالت کے حلقہ میں داخل ہے۔

دنیا کی حکومتوں میں جو عہدہ دار ہے۔ اس کے عہدہ کے لائق اس کا حلقہ ہوتا ہے۔ مال محکمہ میں پٹواری کا حلقہ چھوٹا اور قانون گو کا حلقہ بڑا تحصیلدار کا حلقہ اس سے بھی بڑا ڈی سی صاحب کا حلقہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ فوجداری محکمہ میں سپاہی کا حلقہ ہے۔ اِس سے وسیع حلقہ تھانیدار کا ہے۔ اِس سے وسیع حلقہ ایس پی صاحب کا ہے۔ عہدہ بڑھتا گیا حلقہ بھی ترقی کرتا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیوں۔ رسولوں (علیہم السلام) کو اپنے فضل و کرم سے نبوت و رسالت کا عہدہ مرتبہ عطا فرمایا۔ یہ یاد رہے کہ دنیا کے عہدوں کو عہدہ نبوت و رسالت سے کوئی نسبت نہیں۔ ہر نبی ہر رسُول علیہ السلام کا حلقہ ان کی شان رفیع کے لائق تھا۔ اور آپ کا حلقہ بھی آپ کی شانِ ارفع کے لائق ہے۔ حضرت مُحمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدۂ رسالت سب سے بڑا عہدہ ہے لہذا آپ کا حلقہ سب رسُولوں۔ نبیوں علیہم السّلام کے حلقوں سے وسیع تر ہے۔ جیسے آپ کی رحمت کا دائرہ سب خدائی کو گھیرے ہوئے ہے۔ یونہی آپ کا دامن رسالت سب مخلوق کو محیط ہے۔ وما ارسلنک الا رحمتہ للعلمین آپ کی شان میں تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعلمین نذیرا۔ ط آپ کے متعلق ہے۔ وارُسلت الی الخلق کافہ۔ آپ نے اپنے حلقہ رسالت کی وسعت کے لحاظ سے فرمایا ہے۔ آپ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے پیشوا ہیں

ملائکہ مقربین کے مقتدا ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں شبِ معراج سب نبیوں رسولوں علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔ اور آسمانوں پر فرشتوں کی امامت فرمانا۔ اس کی واضح برہان ہے۔ آپ رسولوں نبیوں (علیہم السلام) میں بے مثل ہیں۔ تو امتیوں میں ان کی مثل شرعاً کون ہو سکتا ہے۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے خطاب فرمایا۔ انکم لستم مثلی۔ انی لست مثلکم لست کاحدٍ منکم۔ ایکم مثلی۔ یعنی بے شک تم میری مثل نہیں۔ بے شک میں تمہاری مثل نہیں۔ میں تمہارے کسی جیسا نہیں۔ میں تم میں سے کسی ایک جیسا نہیں۔ تم میں سے کون میری مثل ہے یعنی کوئی نہیں اور قرآن پاک میں جو فرمایا ہے قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الی تو اس کے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو تواضع کی تعلیم دی ہے جیسا کہ تفسیر خازن ومظہری و بغوی میں بیان فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ متکلم جب بطور تواضع ایک بات کہے تو اس کے لئے تواضع کمال ہے۔ بلکہ باعثِ بلندی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من تواضع للہ رفعه اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جو تواضع کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔ اور متکلم جو کلام بطور تواضع کرتا ہے۔ اس کلام کو متکلم کے لئے اگر کوئی دوسرا کہے تو اس میں بے ادبی ہوتی ہے۔ جو لوگ اس آیت کو پڑھ کر یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اللہ ہماری مثل ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں۔ اور آدابِ شرع سے ناواقف ہیں۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ آپ نوعِ انسان ہیں۔ نوعِ بشر

سے ہیں۔ آپ فرشتہ کی نوع سے نہیں ہیں۔ آپ نوعِ جن سے نہیں بلکہ نوع انسان سے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سے ایک بھی آپ جیسا نہیں ہے۔ موافق مخالف سب جانتے ہیں سب مانتے ہیں کہ ہر عہدہ دار اپنے عہدہ کے لائق دنیا میں اپنے حلقہ کا مختار ہے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری خدائی کے رسول ہیں۔ ساری خدائی آپ کے حلقہ میں ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ساری خدائی میں اپنی شان کے لائق مختار ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو عالم میں تصرّف کی قدرت عطا فرمائی ہے۔ لہذا جو شخص یہ کہے کہ آپ کسی چیز کے مختار نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصرّف کی قدرت نہیں دی وہ شان رسالت سے نادان اور بے ادب ہے۔ ہم اہل سنّت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بشر ہیں۔ مگر بے مثل انسان ہیں۔ مگر بے مثل آدمی ہیں۔ مگر بے مثل ہم بشر ہیں۔ نور نہیں آپ بشر ہیں۔ اور نور ہیں ہماری حالت اور ہے اور آپ کی شان اور ہے۔

حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے بعد رسول اللہ مذکور ہے۔ اس سے آپ کو تمام انسانوں۔ بشروں۔ آدمیوں سے جو رسُول نہیں ہیں امتیاز دیا گیا ہم بشر فقط ہیں۔ مگر ہمارے پیارے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بشر فقط نہیں ہیں بلکہ بشر رسول اللہ ہیں چونکہ آپ بشرِ اکمل ہیں۔ انسان بے مثل ہیں۔ لہذا تمام کمالاتِ بشر اور فضائل انسانی آپ میں اکمل طریقہ

سے پائے جاتے ہیں۔ اور چونکہ آپ رسُولِ اعظم ہیں۔ لہٰذا انبیاء و مرسلین کے کمالات و فضائل سے آپ میں زیادہ اور اعلیٰ کمالات و فضائل پائے جاتے ہیں۔

آپ بشریت کے اعتبار سے تمام بشروں سے افضل ہیں۔ اور بے مثل ہیں اور آپ کمالِ رسالت کی حیثیت سے تمام رسُولوں سے افضل ہیں۔ اور بے مثل ہیں۔ تو یہ بات واضح ہو گئی کہ جو بشر ہے اور رسُول نہیں۔ اس میں رسالت کے کمالات نہیں جو بشر رسُول ہے اس میں بشری کمالات بھی ہیں اور کمالات رسالت بھی ہیں بشر فقط اور بشرِ رسُول میں علم کے اعتبار سے بھی امتیاز ہے۔ فقط کا علم اس کے حال کے لائق ہے۔ اور بشرِ رسُول کا علم ان کی شان کے لائق بشر کو اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب عطا فرمائے ہیں کہ جن سے اس کو علم ہوتا ہے۔ قوتِ باصرہ (یعنی دیکھنے کی قوت) سے مبصرات کا اور قوتِ سامعہ (یعنی سننے کی قوت) سے مسموعات کا اور قوت لامسہ (یعنی چھُونے کی قوت) سے ملموسات کا اور قوتِ ذائقہ (یعنی چکھنے کی قوت) سے مذوقات کا اور قوتِ شامہ (یعنی سونگھنے کی قوت) سے مسمومات کا علم ہوتا ہے۔ اور خبرِ صادق سے منقولات کا اور عقلِ سلیم سے معقولات کا علم ہوتا ہے۔

اے عزیزو اور بزرگو سُنو جتنی چیزیں آپ کو دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا علم آپ کو قوتِ باصرہ سے ہو رہا ہے۔ یہ خادم اہل سنّت بیان کر رہا ہے بیان کا علم آپ کو قوت سامعہ سے ہو رہا ہے پھولوں کی خوشبو کا اور گندے

نالے کی بدبو کا علم قوت شامہ سے ہوتا ہے۔ لکڑی اور لوہے کی سختی کا علم اور روئی کی نرمی کا علم قوت لامسہ سے ہوتا ہے۔ فلاں چیز میٹھی ہے یا کڑوی ہے پھیکی ہے یا ترش ہے اس کا علم قوتِ ذائقہ سے ہوتا ہے۔ عقائد نسفی میں ہے اَسْبَابُ الْعِلْمِ لِلْخَلْقِ ثَلَاثَۃٌ اَلْحَوَاسُ السَّلِیْمَۃُ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ

یعنی مخلوق کیلئے اسباب علم تین ہیں حواسِ سلیمہ خبر صادق اور عقل۔ پھر ان علوم میں سب یکساں اور برابر نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف قوی کے اعتبار سے علوم میں کمی زیادتی ہے مثلاً کسی کو نزدیک کی چیز دکھائی دیتی ہے اور دور کی دکھائی نہیں دیتی ہے۔ اور زیادہ دُور کی نہیں جیسے قوتِ بینائی اس کے مطابق دیکھنا۔ پیر دستگیر محی الدین غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد۔ اِنَّ بُوْبُوَۃَ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظ بے شک میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں ہے۔ حضرت امام طریقت خواجہ عزیزاں فرماتے ہیں۔ کہ زمین گروہِ اولیا کی نظر میں دستر خواں کی مثل ہے اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا۔ کہ زمین اولیا کی نظر میں روئے ناخن کی مثل ہے۔ اور کوئی چیز ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اور سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ نے فرمایا۔ کہ عارف کامل وہ ہے۔ جو اپنی دو انگلی کے درمیان سارے جہان کو دیکھے اور قطب الاقطاب محکمہ ولایت کے بادشاہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے سارے

شہروں کو ایسا دیکھا جیسے رائی کا دانہ۔

ہر دیکھنے والا اپنی شان کے لائق دیکھتا ہے۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نورِ نبوت سے دیکھتے ہیں۔ ولی نورِ ولایت سے دیکھتا ہے۔ اور مومن نورِ ایمان سے دیکھتا ہے۔ حضور چونکہ بشر رسول ہیں لہٰذا یہ قوی آپ میں اکمل طور پر پائے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ الخ : بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں

علامہ قسطلانی نے اس کی شرح میں فرمایا بحیث حطت بجمیع مافیہا یعنی میں دنیا کو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہو رہا ہے۔ اس حیثیت سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ساری دنیا کا احاطہ کر لیا۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آپ ساری دنیا کے ناظر ہیں۔ اور حاضر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

بعض ائمہ کا بیان ہے۔ کہ نبوّۃ کے چند خواص ہیں۔ جن کی وجہ سے نبی اوروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ ایک خاصہ یہ ہے کہ نبی کی ایک صفت یہ ہوتی ہے۔ جس سے وہ آئندہ ہونے والے "غیب" کو جان لیتے ہیں۔ اور بعض علماء نے فرمایا۔ کہ گذشتہ جو ہو گیا اور آئندہ جو ہو گا اس کو جان لیتے ہیں۔ اور ہر رسول چونکہ نبی ہوتا ہے لہٰذا محمد رسول اللہ کی بھی

ایسی ایک صفت ہے جس سے آپ اللہ کے فضل سے گزشتہ غیب اور آئندہ کے غیب کو جان لیتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم اہل سنت کا یہ مسلک ہے جو بیان ہوا۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ اور شیطان کو زمین کا علم محیط ہے۔ حزب الرسول رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل جلیلہ بیان کرتا ہے۔ اور حزب الشیطان شیطان سے نیاز مندی کرتا ہے۔ اور اس کے گیت گاتا ہے۔ اور اپنے پیشوا کی تعریف کرتا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور اس میں شک نہیں۔ کہ ہمارے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مجتبیٰ رسول ہیں۔ مرتضےٰ رسول ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ : یعنی اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ اور فرمایا عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ : یعنی اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔ مگر پسندیدہ رسول کو۔ ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مجتبیٰ و مرتضےٰ رسول کو اپنے خاص غیب پر اطلاع دینے کے لیے چن لیا۔ اس آیت سے معتزلہ ولی کے غیب جاننے کا انکار کرتے ہیں۔ مگر ان کی یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اس آیت میں رسول کے اصالتاً غیب

پر اطلاع پانے کا ذکر ہے۔ اور مُرتضٰے رسُول کے وسیلہ سے ولی کے غیب جاننے کی نفی نہیں ہے۔ ولی کو غیب کا علم ہونا یہ ولی کی کرامت ہے۔ اور ولی کی کرامت حضوُر رسُول اللہ کی پیروی کی برکت سے ہے۔ اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ ولی کو غیب پر اطلاع نہیں ملتی۔ علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں فرمایا وَالوَلیُ التَّابِعُ لہ یَاخُذُ عنہ یعنی رسُولِ پاک کی پیروی کرنے والا ولی رسُول پاک سے غیب لے لیتا ہے۔ تو اصالتاً غیب پر اطلاع پانا مرتضٰے رسُول کا خاصہ ہے۔ آیت پاک میں اِلاَّمَنِ ارتَضٰی مِن رَّسُول۔ فرمایا ہے۔ اِلاَّمنِ ارتَضٰی مِنْ بَشَر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مرتضٰے رسُول کو جو علم غیب عطائی حاصل ہے۔ وہ مرتضٰے رسُول ہونے کی حیثیت سے ہے۔ بشر ہونے کے اعتبار سے نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کو علم غیب ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ رسُول کو علم غیب ہے تو یہ شرک ہے مسلمانو غور سے سنو یہ ایک مغالطہ ہے۔ جس کا جواب سہل ہے۔ آپ یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ رؤف ہے رحیم ہے۔ کریم ہے۔ (سامعین نے کہا ہاں بے شک ہے) اب سنو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں اپنے رسُولِ پاک کی شان میں فرمایا۔ حَرِیصٌ عَلَیکُم بِالمُؤمِنِینَ رَؤُفٌ رَّحِیمٌ: دیکھو اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کو رؤف رحیم فرمایا اِنَّہٗ لَقَولُ رَسُولٍ کَرِیم۔ اس آیت میں رسُولِ پاک کو کریم فرمایا۔ اور اس آیت میں انسان کے متعلق فرمایا۔

فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان سمیع و بصیر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ رؤف ہے۔ رحیم ہے۔ کریم ہے سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رؤف ورحیم ہیں۔ کریم ہیں۔ سمیع ہیں۔ بصیر ہیں۔

مسلمانو! غور کرو کہ اللہ تعالےٰ رؤف ورحیم ہے۔ اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی روف ورحیم ہیں۔ مگر یہ شرک نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ سمیع وبصیر ہے۔ اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سمیع وبصیر ہیں مگر یہ شرک نہیں اللہ تعالےٰ کریم ہیں۔ اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کریم ہیں مگر یہ شرک نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی یہ صفات عطائی نہیں ہیں۔ اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات عطائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے عطا فرمانے سے ہیں۔ یونہی یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو علمِ غیب ہے۔ اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمِ غیب ہے۔ ہرگز شرک نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا علمِ غیب ذاتی ہے۔ اور آپ کا علمِ غیب عطائی ہے۔ اس میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کو علمِ غیب ہے۔ اس کے یہ معنی تو نہیں کہ خدا سے جو غیب ہے۔ اس کو خدا جانتا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا عالم الغیب والشہادۃ۔ یعنی اللہ تعالےٰ غیب وشہادت کا جاننے والا تو غیب وشہادت کی تقسیم اللہ تعالےٰ کے اعتبار سے نہیں۔ کیونکہ اس سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

علم تفسیر کے پڑھنے پڑھانے والے یہ جانتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اَلْغَیْبُ عِنْدَنَا وَالشَّہَادَۃُ عِنْدَنَا غیب و شہادت کی تقسیم ہمارے اعتبار سے ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے اللہ عزوجل کو غیب و شہادت کا علم ذاتی ہے۔ اور حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے غیب و شہادت کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور حضور سرور کائنات کا علم عطائی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشادات حضور محدّث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا کا مال و دولت خاک سے پیدا ہوا اور دولت علمِ دین سینہ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس دولت سے کونسی دولت بہتر ہے۔ جو کہ سینہ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیدا ہوئی۔

  ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

- اپنے پیرومرشد کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے فیض لینا جائز ہے بشرطیکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ فیض مجھے کسی بزرگ سے ملتا ہے۔ وہ میرے مرشد کا صدقہ و برکت ہے۔

- احادیث کی ۲۸۰ کتب ہیں چونکہ آج کل ساری احادیث کتب ملتی نہیں ہیں۔ لہٰذا جب کبھی تم سے کوئی کسی احادیث پاک کے بارے میں سوال کرے تو یہ مت کہو کہ یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث میرے

علم میں نہیں ہے یا میں نے نہیں پڑھی۔

- شرک کے صرف دو مادے ہیں (۱) مخلوق کو معبود ماننا (۲) مخلوق کو واجب الوجود ماننا۔

- زمیندار عموماً ایک دوسرے کی زمین میں سے بٹ بنّہ توڑ کر اپنی زمین میں ملاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے حدیث پاک میں فرمایا کہ قیامت کے دِن ساتوں زمینوں کا طوق انکے گلے میں ڈالا جائے گا۔

- ایک بات یاد رکھو۔ جہاں بھی تم میں سے کوئی خطیب و امام یا مدّرس ہو۔ اگر خدانخواستہ آپ کے مقتدیوں سینوّں میں سے آپ کی وجہ سے پارٹی بازی وافراق وانتشار کی صُورت بن جائے اور اہلسنت وجماعت میں آپس میں فساد کا خطرہ پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوراً وہاں سے امامت وغیرہ ترک کر دیں اور یہ کہیں کہ:

پائے مالنگ نیست ؛ ملک خدا تنگ نیست

- ہاں اگر بد مذہبوں سے مقابلہ ہو تو احسن طریقہ سے مقابلہ کرو اور ان کو شکست دو اور مذہب حق اہلسنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت خوب کرو۔ گول مول عقیدہ نہ رکھو۔ فقیر کہتا ہے کہ سردار احمد رہتا...... تو گول باغ میں ہے، لیکن سردار احمد کا مذہب گول مول نہیں ہے۔

اعلحضرت امامِ اہلسنّت امام الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کا

ترجمہ قرآن المعروف

کنز الایمان

اور علمائے اہلسنّت کی کُتب خریدنے کیلئے
تشریف لائیں

سُنّی رضوی کُتب خانہ

جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام ۔ گلشن کالونی ۔ نڑوالا روڈ
بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد ۶۲۸۳۱۹